روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶ / ۴۱ | بدھ ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ، ۳۰ اخاء ۱۳۷۰ ہش، ۳۰ اکتوبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے نفس کے دھوکہ کے نتیجے میں ابتلاء

"بعض دفعہ بڑے بڑے متقی نظر آنے والے انسان خود اپنے نفس کے دھوکوں میں مبتلا ہو کر ساری جماعت کے لئے ایک ابتلاء بن جاتے ہیں اور شیطان کے لئے ایک آلۂ کار بن جاتے ہیں..... اپنی بے وقوفی کے نتیجہ میں آنکھیں بند کرنے کے نتیجہ میں، تقویٰ کی کمی کے نتیجہ میں ایسی غلطیوں کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں۔" (ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ بھی یاد رکھو دعا اپنی زبان میں بھی کر سکتے ہو بلکہ چاہیئے کہ مسنون ادعیہ کے بعد اپنی زبان میں آدمی دعا کرے کیونکہ اس زبان میں وہ پورے طور پر اپنے خیالات اور حالات کا اظہار کر سکتا ہے اس زبان میں وہ قادر ہوتا ہے۔

دعا نماز کا مغز اور روح ہے اور رسمی نماز جب تک اس میں روح نہ ہو کچھ نہیں اور روح کے پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ گریہ و بکا اور خشوع و خضوع ہو اور یہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی حالت کو بخوبی بیان کرے اور ایک اضطراب اور قلق اس کے دل میں ہو اور یہ بات اس وقت تک حاصل نہیں ہوتی جب تک اپنی زبان میں انسان اپنے مطالب کو پیش نہ کرے۔ غرض دعا کے ساتھ صدق اور وفا کو طلب کرے اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت میں وفاداری کے ساتھ فنا ہو کر کامل نیستی کی صورت اختیار کرے۔ اس نیستی سے ایک ہستی پیدا ہوتی ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴)

ولادت

○ مکرم مغفور احمد صاحب قمر مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۲ اکتوبر ۹۱ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے جسے حضور اقدس نے ازراہ شفقت پیدائش سے قبل ہی وقف نو میں قبول فرمایا اور مسرور احمد قمر نام عطا فرمایا ہے۔

نومولود مکرم چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی کا پوتا اور مکرم چوہدری سردار احمد صاحب سی۔پی۔ او کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے بچے کے نیک خادم دین ہونے اور صحت والی لمبی عمر پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے

درخواست دعا

○ مکرم منیر احمد صاحب عابد مربی سلسلہ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ایک احمدی کا فرض

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا:

"ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے آپکا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ آپ اپنی اولاد کو پہلے قرآن ناظرہ پڑھائیں اور پھر اس کا ترجمہ سکھائیں اور پھر ان

باقی صفحہ ۸ پر

اُخروی زندگی کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

"لوگوں کی حالت یہ ہے کہ ہر چیز اولادوں کے لئے جمع کرتے چلے جاتے ہیں۔ خدا کی راہ میں بھی خرچ کرتے ہوئے ان کے دلوں میں بخل پیدا ہوتا ہے کہ یہ بھی ہمارے بچوں کے کام آئے۔ حالانکہ ان کی اُخروی زندگی کے لئے وہی اندوختہ کار آمد ہوتا ہے جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا اور جو اولاد کو دے دیا۔ اس میں ان کا حصہ نہیں رہتا۔ اگر اس میں سے اولاد اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتی۔ تو وہ گنہگار بنتی ہے اور ساتھ یہ شخص بھی گنہگار بنتا ہے اور اگر اولاد اس مال میں سے خرچ کرتی ہے تو اس کا ثواب اس کی اولاد کو ملے گا۔ جس نے خرچ کیا۔ اسی کے لئے کوئی ثواب نہیں ہوگا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے قریب صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ تمہیں کون سا مال پسند آتا ہے تمہیں اپنا مال پسند ہے یا دوسرے کا مال اچھا لگتا ہے۔ یا جو ضائع ہو گیا۔ وہ اچھا لگتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا جواب بالکل آسان ہے۔ انسان کو وہی مال اچھا لگتا ہے جو کہ اس کا اپنا ہو۔ آپؐ نے فرمایا پھر جو مال مرتے تک تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہو وہ حقیقت میں تمہارا مال ہے۔ اور جو مال تم باقی چھوڑتے ہو وہ تو اولاد کا ہے۔ وہ تمہارا نہیں اور اور جو مال تم کھا پی لیتے ہو۔ وہ ضائع ہو گیا۔ وہ تم کو اگلے جہان میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اور واقعہ میں اگر دیکھا جائے تو انسان کا اپنا مال وہی ہوتا ہے جو اس نے اگلے جہان میں بھیجا ہوتا ہے۔ جو باقی چھوڑتا ہے۔ وہ اس کی اولاد کے لئے ہوتا ہے۔ بعد میں وہ جس طرح چاہے گی خرچ کرے گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرمان میں یہ ارشاد فرمایا کہ (صاحب ایمان) کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ جتنی قربانی اس سے ہو سکتی ہے وہ کرے تاکہ مرنے کے بعد اس کی اُخروی زندگی اللہ تعالیٰ کے فضل سے زیادہ سے زیادہ کامیاب ہو۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ تمہیں بھی تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور تمہارے دشمنوں کو بھی تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں لیکن تم میں اور ان میں ایک بہت بڑا فرق ہے۔ وہ یہ کہ تمہیں ان کے بدلہ میں ثواب کی امید ہے لیکن کفار کو تو ثواب کی امید نہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ مارچ ۱۹۴۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۰ر اخاء ۱۳۷۰ ہش ۳۰ر اکتوبر ۱۹۹۱ء

حصولِ علم۔ ارادہ اور دُعا

بعض چیزیں تو ایسی ہیں کہ گھٹتی بڑھتی رہتی ہیں۔ ابھی کم ہیں ابھی زیادہ۔ بعض اوقات پتہ بھی نہیں چلتا اور چیز کم ہو جاتی ہے اور بعض اوقات اس کے بڑھنے کا بھی احساس تک نہیں ہوتا۔ لیکن ایک ایسی چیز بھی ہے جو بڑھتی تو ضرور ہے، کم کبھی نہیں ہوتی۔ از خود بھی بڑھتی ہے۔ اور بالارادہ بھی۔ اور وہ چیز ہے علم۔ اور علم کہتے ہیں کسی بھی چیز کے جاننے کو۔ آپ ایک گزرگاہ پر جا رہے ہیں۔ راستے میں متعدد چیزوں پر آپ کی نظر پڑتی ہے۔ اور بغیر ارادہ کے آپ کا علم بڑھتا رہتا ہے۔ اس گزرگاہ کے متعلق علم بڑھ جاتا ہے۔ راستے میں دیکھنے والی چیزوں کے متعلق علم بڑھ جاتا ہے۔ اور آپ کو محسوس بھی نہیں ہوتا۔ بس کسی وقت آپ کسی اور سلسلہ میں گفتگو کر رہے ہوتے ہیں تو آپ کو گزرگاہ کی کوئی بات یاد آجاتی ہے۔ یہ بات اسی حصولِ علم کا نتیجہ ہے۔ اور اسی کو علم کہتے ہیں۔

علم بالارادہ بھی حاصل کیا جاتا ہے۔ اور بالارادہ حاصل کرنے والے علم کی اتنی ہی شاخیں ہیں جتنی کہ انسانی زندگی کی۔ دُنیا کی ہر چیز کے متعلق علم حاصل کیا جا سکتا ہے اور اس حصولِ علم کی کوئی انتہا بھی نہیں۔ علم حاصل کرتے رہیئے اور ساری عمر علم حاصل کرتے رہیئے۔ یہ علم ختم ہی نہیں ہوتا۔ آجکل تو اس کی ایک بہت اچھی مثال سامنے آتی ہے اور وہ ہے علم کے سلسلہ میں تخصیص کی۔ پہلے تو حکیم یا ڈاکٹر سارے جسم ہی کا ڈاکٹر ہوتا تھا۔ اب یہ ڈاکٹر ناک کا ہے۔ اور یہ گلے کا اور یہ آنکھ کا۔ اور ان ڈاکٹروں کا اپنا اپنا شعبہ اتنا وسیع ہے کہ ساری عمر علم حاصل کرتے رہیں تو ختم نہ ہوگا۔ نئی سے نئی بات سامنے آئے گی۔ اور ہر ڈاکٹر کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے شعبہ کی نئی سے نئی بات سے واقفیت حاصل کرتا رہے۔

بالارادہ علم حاصل کرنے کے لئے ارادہ کے علاوہ ایک اور کوشش کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ ہے دُعا۔ انسان علم بھی حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا بھی کرے کہ اے خدا میرے علم کو بڑھا۔ "علم کو بڑھا" کی دُعا میں وہ ساری باتیں شامل ہیں جو علم حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ وقت میسّر آئے۔ استاد میسّر آئے۔ ذہن رسا ہو وغیرہ وغیرہ اور جب انسان سنجیدگی سے دُعا کرتا ہے تو اس دُعا کے پورا کرنے کے لئے کوشش کرتا ہے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ علم حاصل کرنے کے لئے کرے تو کچھ بھی نہ۔ اور دُعا کرتا رہے۔ پس بالارادہ علم حاصل کرنے کے لئے دُعا کی ضرورت ہے: ارادہ اور دُعا۔

میری سوچ پہ جو چھایا ہے اس کی چھاپ ہے مجھ پر
میری رُوح میں جو آیا ہے اس کی چھاپ ہے مجھ پر
آنکھوں کو نظّاروں میں ہی کھو جانے کی دعوت
جس نے دل کو بہلایا ہے اس کی چھاپ ہے مجھ پر

ابوالاقبال

○

دریچہ میرے کمرے کا وہی ہے
مگر منظر بدلتے جا رہے ہیں

بھلا لگتا ہے دل کی بات کہنا
ہمیں ہم فکر ملتے جا رہے ہیں

اُنہیں بھی گھر کی یاد آتی تو ہوگی
مگر ہر جبر سہتے جا رہے ہیں

ہم اب بھی شام کو کرتے ہیں باتیں
مگر عنواں بدلتے جا رہے ہیں

سُنی ہیں اُن کی درد انگیز نظمیں
اب آنسو خود نکلتے جا رہے ہیں

لگن، جذبہ، تڑپ ہر دم محرّک
جو ہو سکتا ہے کرتے جا رہے ہیں

نکل آئے گی جوئے شیر آخر
ابھی فرہاد ملتے جا رہے ہیں

بہر صورت رہے گا کام جاری
نئے رستے نکلتے جا رہے ہیں

زباں بس میں، نہ حُسنِ صوت و معنی
مگر اشعار کہتے جا رہے ہیں

امۃ الباری ناصر

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔
"تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبّر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

آپؐ نے جب حضرت خدیجہؓ سے شادی کی تو اس وقت آپؐ کے پاس کوئی مال نہ تھا۔ بعض لوگوں نے روایت کی ہے کہ آپؐ کے والد نے چند بکریاں اور ایک دو اونٹ آپؐ کے لئے چھوڑے تھے (طبقات ابن سعد) مگر یہ جائداد ایسی قلیل تھی کہ اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو کامل قوتوں کے ساتھ پیدا فرمایا تھا اور آپؐ صحیح معنوں میں طٰہٰ کے مصداق تھے اس لئے آپؐ کی طبیعت میں حرص بالکل نہ تھی۔ اور سیر چشمی کمال کو پہنچی ہوئی تھی یہاں تک کہ آپؐ کی قوم نے آپؐ کو امین کا خطاب دے دیا اور آپؐ کی دیانت و امانت کا سکہ تسلیم کر لیا۔

ایک دفعہ صدقات کا کچھ روپیہ آیا اور اسے تقسیم کرتے ہوئے ایک دینار کہیں کونے میں گر گیا۔ جسے اٹھانے کا آپؐ کو خیال نہ رہا۔ نماز کے بعد یاد آیا تو لوگوں کے اوپر سے پھاندتے ہوئے آپؐ جلدی سے اپنے گھر تشریف لے گئے۔ صحابہؓ نے آپؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا بات تھی۔ آپؐ نے فرمایا اس اس طرح ایک دینار تقسیم کرنے سے رہ گیا تھا۔ میں نے چاہا کہ جس قدر جلدی ممکن ہو اسے بھی تقسیم کر دوں۔ غرض مال و دولت کے باوجود آپؐ نے ایسی سیر چشمی اور استغناء ظاہر کی کہ دیکھ کر حیرت آتی ہے۔ جو کچھ آتا آپؐ خدا تعالیٰ کی راہ میں تقسیم کر دیتے حالانکہ گھر کی یہ حالت تھی کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ بعض دفعہ ایک ایک مہینہ تک ہمارے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی۔ ہم اونٹنی کا دودھ پی لیتے یا کھجوریں کھا لیتے تھے۔ یا بعض دفعہ کوئی ہمسایہ دودھ یا کوئی اور چیز بھیج دیتا تو وہ استعمال کر لیتے اور کبھی فاقہ سے ہی رہتے تھے (شمائل ترمذی باب ما جاء فی عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم) یہ اس زمانے کی حالت ہے جب کثرت سے دولت آ رہی تھی۔ غرض آپؐ نے ہر حالت میں اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ آپؐ کو روپیہ ملا مگر پھر بھی آپؐ نے غربت کو قائم رکھا۔ آپؐ مجرد رہے اور ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ دنیا حیران ہے۔ آپؐ نے ۲۵ برس کی عمر میں شادی کی جبکہ عرب میں سولہ سترہ برس کا لڑکا پورا بالغ ہو جاتا ہے اور اس عمر میں بھی ایک بڑی عمر کی بیوہ کے ساتھ شادی کی۔ پھر شادی کے بعد حضرت خدیجہؓ نے جب اپنی ساری دولت آپؐ کے حوالے کر دی تو آپؐ نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ سب غلاموں کو آزاد کر دیا۔

دشمنوں کے ظلم سہنے میں بھی آپؐ نے ایسا نمونہ دکھایا جو بے نظیر ہے طائف میں تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے تو پتھروں کی بوچھاڑ کی وجہ سے سر سے پاؤں تک آپؐ زخمی ہو گئے۔ مگر ایسی حالت میں بھی جب خدا تعالیٰ کا فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ اگر چاہو تو ابھی لوگوں کو سزا دے دی جائے تو آپؐ نے فرمایا نہیں۔ یہ لوگ نادانی سے ایسا کر رہے ہیں۔

پھر جب کبھی ضرورت پیش آتی آپؐ فوراً ان دشمنوں کی امداد کرنے کے لئے تیار ہو جاتے جو آپؐ کی ایذا رسانی پر ہمیشہ کمر بستہ رہتے تھے کوئی نہیں جو آپؐ کے پاس اپنی حاجت لے کر آیا ہو اور آپؐ نے اس کی حاجت روائی سے انکار کر دیا ہو۔ وہ شہر جہاں سے رات کے وقت چھپ کر آپؐ کو بھاگنا پڑا تھا اس شہر کے شدید ترین معاند جب مغلوب ہونے کے بعد آپؐ کے سامنے پیش کئے گئے تو آپؐ نے فرمایا (...) جاؤ آج تم پر کوئی گرفت نہیں۔ میں نے تم سب کو معاف کر دیا ہے۔ حالانکہ ان لوگوں میں سے بعض ایسے تھے جنہوں نے آپؐ کے صحابہؓ کو اونٹوں سے باندھ باندھ کر چیر ڈالا۔ بعض ایسے تھے جنہوں نے عورتوں کی شرمگاہوں میں نیزے مار مار کر انہیں شہید کر ڈالا۔ بعض ایسے تھے جنہوں نے صحابہؓ کو جلتی ریت پر لٹا لٹا کر انہیں دکھ دیا۔ اور ان کا جینا دوبھر کر دیا۔ مگر آپؐ نے ان سب کو معاف کر دیا اور اس طرح بتا دیا کہ آپؐ کے اندر کتنا عدیم المثال عفو تھا۔

آپؐ نے تجارت بھی کی اور ایسی کہ حضرت خدیجہؓ کے غلام کہتے ہیں کہ ہم نے ایسا ایماندار کوئی نہیں دیکھا۔ سب سے زیادہ نفع آپؐ کو ہوتا تھا اور آپؐ کی چیز میں اگر کوئی نقص ہوتا تو آپؐ خود ہی اس کو ظاہر کر دیتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ گاہک تلاش کر کر کے آپؐ سے مال خریدتے تھے۔ آپؐ کا غریبوں سے معاملہ ایسا احسان کا تھا۔ ایک دفعہ ایک شخص نے آپؐ کی گردن میں پٹکا ڈال دیا اور کہا مجھے کچھ مال دو۔ آپؐ نے اسے کچھ نہیں کہا بلکہ صرف یہ جواب دیا کہ میں بخیل نہیں ہوں۔ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں ضرور دے دیتا اس وقت دس ہزار آدمی آپؐ کے ہاتھ پر اپنی جان و مال کو قربان کرنے کا عہد کر چکا تھا۔ اگر آپؐ ذرا بھی اشارہ کر دیتے۔ تو وہ اس کی گردن اڑا دیتے مگر آپ نے اس پر خفگی کا اظہار نہیں کیا۔ پھر شجاعت اور دلیری آپ میں اس قدر تھی کہ مکہ کی مخالفت جب انتہا کو پہنچ گئی تو رؤسائے قریش نے ابو طالب کو دھمکی دی کہ اگر تم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہ روکا تو تمہیں نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اور ہم تمہیں اپنی سرداری سے الگ کر دیں گے۔ ابو طالب اس دھمکی سے گھبرا گئے۔ اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر آئے تو انہوں نے بلا کر کہا کہ مکہ کے رئیس اس طرح کہتے ہیں۔ یہ ممکن نہیں کہ کوئی ایسی پالیسی اختیار کر لو جس سے ان کی بھی دل جوئی ہو جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چچا! میں ساری تکالیف برداشت کر لوں گا۔ مگر میں خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے سے کبھی رک نہیں سکتا۔ خدا کی قسم اگر یہ لوگ سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں بھی لا کر رکھ دیں تب بھی میں خدائے واحد کی توحید پھیلانے سے باز نہیں رہ سکتا۔ میں اس کام میں مشغول رہوں گا اور اس کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہانے سے بھی دریغ نہیں کروں گا۔

غرض ایک کامل قوتوں والے انسان کے اندر جس قدر اوصاف پائے جانے چاہئیں وہ سارے کے سارے اپنی پوری شان اور عظمت کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائے جاتے تھے۔

واقعاتِ عالم

محترم شیخ عبد القادر صاحب اپنی کتاب سیرۃ سید الانبیاء میں لکھتے ہیں۔

صلح حدیبیہ کے بعد آپ کو قریش مکہ کی طرف سے تو اطمینان ہو گیا تھا لیکن مدینہ میں آکر معلوم ہوا کہ یہود کے قبائل بنو نضیر اور بنو قریظہ جو مدینہ سے جلا وطنی کے بعد خیبر میں مقیم ہو گئے تھے۔ مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے مکمل تیاری کر چکے ہیں۔ اور ساتھ ہی آپؐ کو یہ معلوم ہوا کہ قبیلہ غطفان بھی یہود کے ساتھ اس سازش میں شریک ہو چکا ہے۔ آپؐ نے پہلے اس خبر کی تصدیق کی اور تصدیق کر لینے کے بعد محرم سنہ ہجری میں ۱۶۰۰ صحابہؓ کو ساتھ لے کر خیبر کی طرف بڑھے اور خیبر کے قریب پہنچ کر رجیع کے مقام پر جو خیبر اور غطفان کے درمیان تھا۔ فوج کو قیام کرنے کا حکم دیا۔ (معجم البلدان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عقلمندانہ تدبیر کا نتیجہ یہ نکلا کہ بنو غطفان کو خود اپنے گھروں کی فکر پڑ گئی۔ اور وہ یہود کی اعانت کو نہ پہنچ سکے۔ (طبری)

اب مقابلہ صرف یہود کے ساتھ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال تھا کہ یہ مسلمانوں کی قوت کو دیکھ کر صلح کر لیں گے مگر خیبر پہنچنے پر معلوم ہوا کہ وہ لوگ بالکل برسر پیکار بیٹھے ہیں۔ چنانچہ لڑائی شروع ہو گئی۔ پہلے تو یہود نے کھلے میدان میں مقابلہ شروع کیا۔ لیکن جب ان کے مشہور پہلوان مرحب اور یاسر محمد بن مسلمہؓ اور زبیر بن عوامؓ کے ہاتھوں مارے گئے تو پھر یہود نے قلعہ بند ہو جانا مناسب سمجھا۔ مسلمانوں نے قلعوں پر بھی دھاوا بول دیا۔ اور چند دنوں کی زبردست لڑائی کے بعد صرف قموص کا قلعہ جو نہایت مضبوط ہونے کے رہ گیا۔ باقی تمام قلعے فتح ہو گئے۔ آخر ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کل علی الصبح جھنڈا اس شخص کے حوالے کر دوں گا کہ وہ میدان سے کبھی واپس نہیں لوٹے گا۔ جب تک کہ اس کو کامل فتح حاصل نہ ہو جائے۔ (صحیح بخاری) اس پر مومنین بہت خوش ہوئے۔ اور اس بات کی انتظار کرنے لگے کہ دیکھیں یہ سعادت کس کے حصے میں آتی ہے۔ صبح اٹھ کر آپؐ نے دعا کی اور دعا کرنے کے بعد علم اسلامی حضرت علیؓ کے حوالے کر دیا۔ حضرت علیؓ کو آشوب چشم کی شکایت تھی۔ آپؐ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور ان کے لئے دعا کی۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اور حضرت علیؓ کو آرام آگیا۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے اللہ کا نام لے کر اپنے جان نثار ہمراہیوں سمیت قلعہ قموص کا رخ کیا اور متواتر بیس دن کے محاصرے کے بعد قلعہ فتح ہو گیا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"تم نفسانی جوششوں سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اس میں اترے۔ ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کرو اور ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو خدا تمہاری مدد کرے۔" (کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد ——— (روزنامہ جنگ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۹۱ء سے ترتیب دیا گیا)

فرقہ واریت کا جن - بوتل میں کب اور کیسے بند ہوگا؟

پچھلے دنوں موقر معاصر روزنامہ جنگ کے زیر اہتمام ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی جس میں ملک کے نامور صحافیوں نے میزبانی کے فرائض سرانجام دیئے اور مختلف الخیال مذہبی اکابرین اور رہنماؤں نے نفرت و دشمنی پھیلانے کے خلاف اپنے اپنے خیالات بیان کرتے ہوئے وقت کی سب سے اہم ضرورت ــــ ملک وملت کی سلامتی وبقا اور اتحاد واتفاق ــــ کے حصول کے لیئے اپنی اپنی تجاویز پیش کیں۔ قارئین الفضل کی معلومات و دلچسپی اور ریکارڈ کی خاطر ان اکابرین کی آراء کا خلاصہ (اخبار میں شائع شدہ الفاظ میں) درج ذیل ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری ..... جب تک آپ کے ملک میں دینی قوتیں غلبہ حاصل نہیں کریں گی اور اقامت دین اور نفاذ نظام مصطفےٰ قانون شریعت نظام شریعت نہیں ہوگا اور سیکولر قوتیں جاگیردار۔ سرمایہ دار اور سامراجی استحصالی قوتوں کے ایجنٹ جب تک حکمران رہیں گے وہ مختلف طبقات کے مابین بالواسطہ یا بلاواسطہ دنگا فساد کا ماحول پیدا کر کے کبھی مذہبی فرقہ واریت کبھی لسانی فرقہ واریت اور کبھی علاقائی فرقہ واریت کبھی صوبائی فرقہ واریت کے ذریعے فسادات قائم رکھیں گے۔

...... اب اس طرف آتا ہوں کہ منافرت کیا ہے؟ منافرت فرقہ واریت اور قتل و غارت کی بنیاد ہے۔ میرے نزدیک وہ صرف ایک مسئلہ ہے۔ اہانت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم۔ اہانت صحابہ و خلفاء راشدین۔ اہانت ازواج مطہرات اہانت ائمہ اہل بیت اور اہانت اولیاء و اکابر۔ یہ پانچ درجات ہیں اہانت کے اور یہی اہانت ہر قسم کے فتنہ وفساد کا باعث ہے۔ جب تک آپ ان تمام قسم کی اہانتوں کے دروازے کلی طور پر بند نہیں کرتے فرقہ واریت کا خاتمہ ناممکن ہے۔

..... اس کے بعد خارجی حوالے سے بیرونی ممالک کی مداخلت ہے کوئی اسے تسلیم کرے یا نہ کرے اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا اس مداخلت کو ہر لحاظ سے کلی طور پر ختم ہونا چاہیئے ...... اس کے علاوہ میں یہ تجویز کرنا چاہتا ہوں کہ عقائد اور اعمال کے مشترک پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے۔ مسلک کو پیش کرنے کا حق ہر ایک کا ہے مگر مثبت اور غیر تنقیدی اسلوب کو اپنایا جائے یعنی بجائے دوسروں کے اکابر اور مسلک کا نام لے کر ان پر کیچڑ اچھالنے کے آپ اپنا نقطہ نظر کتاب وسنت کے مطابق پیش کریں۔ اس کے علاوہ حقیقی رواداری اور برداشت کا مظاہرہ کیا جائے اور اختلاف رائے کو برداشت کیا جائے ..... مختلف مکاتب فکر کے مسلمہ لوگوں کے مذاکرات پر مشتمل مستقل پروگرام ہونے چاہئیں تاکہ وہ خطاب کریں اور نفرتوں کو کم کریں۔

مولانا ضیاء الرحمان فاروقی ..... جس طرح شیعہ حضرات کے بزرگ ان کے لئے معتبر اور عقیدت کی جگہ ہیں اسی طرح وہ ہمارے لیئے بھی عقیدت کی جگہ ہیں۔ اگر شیعہ حضرات بھی یہ کہہ دیں کہ جو تمہارے بزرگ ہیں ہمارے بھی بزرگ ہیں۔ تو لڑائی ختم ہو جائے۔ لیکن جب صحابہ کے خلاف کھلے عام غیر ملکی لٹریچر یہاں آئے گا تو یہ لڑائی کبھی ختم نہیں ہو سکتی ..... دونوں فریق ایک دوسرے کے خلاف شائع ہونے والی کتابیں وہاں لیکر آئیں۔ میں کہتا ہوں کہ سب کتابوں کو دریا برد کر دو آج جھگڑا ختم ہو جائے گا یعنی دونوں طرف سے قابل اعتراض لٹریچر ضبط کر لیا جائے تو آج اختلافات ختم ہو سکتے ہیں۔ آخر میں میں واضح کر دوں کہ دنیا کے کسی سنی کا عقیدہ نہیں ہے کہ یزید کی کوئی آدمی تعریف کرے۔

مولانا تقی نقوی ..... تو مرض ہے کہ اس وقت سنت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہم ایک دوسرے کے درمیان اخوت و بھائی چارے کے جذبات میں اضافہ کریں نہ یہ کہ ایک دوسرے کے خلاف منفی عمل پر اتر آئیں اور یہ خیال کریں کہ ہم نے بہت بڑا کام انجام دیا ہے۔ یقیناً اگر ہم کسی مسلمان فرقے کو مٹانے یا اس کے خلاف جنگ کرنے کے درپے ہوئے تو یہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت نہیں ہو سکتی۔ کسی اور کی سنت ہو سکتی ہے۔ اور وہ یقیناً اسلام سے دور ہو سکتا ہے ..... فرقہ واریت نے کسی ایک شخص کی تمنا پر جنم نہیں لیا ہے بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ کوئی بہت بڑی خفیہ طاقتیں ہیں جو کسی کو شعوری طور اور کسی کو لاشعوری طور پر اپنا ایجنٹ بنا کر فرقہ واریت کے لیئے استعمال کر رہی ہیں ..... میں فقط اتنا کہنا چاہوں گا کہ کسی بھی مسلم فرقے کو مٹانے کے لیئے اس کے خلاف منصوبہ بندی کی جائے گی تو اس کا نتیجہ فرقہ واریت کی شکل میں برآمد ہوگا ..... جہاں تک فکری اختلاف کا تعلق ہے تو مسلمان بھائی کا فرض ہے کہ فکری اختلاف کو برداشت کرے اور تحمل کا مظاہرہ کرے ..... میں پوچھتا ہوں کہ یہ سارے فرقے تو صدیوں سے موجود ہیں لیکن ہمیشہ تو فرقہ واریت کا بھوت اس طرح سر پر سوار نہیں ہوا اور فرقہ واریت کا دیو اس طرح بدامنی بن کر ہمارے سروں پر مسلط نہیں ہوا جس طرح آجکل ہے۔ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے نزدیک اس مسئلے کے حل کے لیئے چند تجاویز ہیں جن میں پہلی تجویز یہ ہے کہ اسلام کی اصلی روح کے مطابق تحمل اور رواداری کی فضا پیدا کی جائے اور ایک دوسرے کے مذہبی جذبات واحساسات کا احترام کیا جائے ..... اس کے علاوہ مسلمانوں کے درمیان مشترک عقائد و نظریات کو اتحاد کی بنیاد بنایا جائے اور اختلافی مسائل کو اچھالنے سے پرہیز کیا جائے اور بغض وعناد کو پھیلانے سے پرہیز کیا جائے۔ اس کے علاوہ قوم کے اجتماعی شعور کو بیدار کرنے کے لیئے ذرائع ابلاغ اور دیگر تمام وسائل کو استعمال کیا جائے کہ افراد ملت ایسے مسائل میں الجھنے کی بجائے سنگین قومی مسائل کی اہمیت کی طرف متوجہ ہو جائیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد: سب سے پہلے یہ حقیقت ہمارے سامنے رہنی چاہیئے کہ ہمارے ہاں فقہی اختلافات ہوں یا بعض عقائد کے اختلافات۔ ان کی تاریخ بڑی طویل ہے کوئی شخص انہیں کتنا بھی ناپسند کرے یہ ختم نہیں کئے جا سکتے البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کی شدت اور تلخی کو ختم کیا جا سکے۔ اس ضمن میں عملی اقدامات کیا ہو سکتے ہیں ..... اس میں پہلے یہ ہے کہ ہماری توجہ کا مرکز قرآن ہونا چاہیئے اس کے بعد یہ ہے کہ نظام تعلیم میں بنیادی تبدیلیاں لائی جائیں ..... اسی طرح میں کہوں گا کہ وہ چیزیں جو نہ تو ہمارے فرائض میں سے ہیں اور نہ ہی واجبات میں سے ہیں انہیں چھوڑ دیا جائے مثلاً اگر جلوس نہ نکالے جائیں تو بھی تلخی بہت حد تک ختم ہو سکتی ہے اپنے مرکز میں جو چاہیں کریں مگر ہر طرح کے مذہبی جلوسوں پر پابندی ہونی چاہیئے ..... اس طرح لاؤڈ سپیکر کا استعمال صرف اذان اور خطبے وغیرہ کے لیئے ہی کیا جائے۔ آخر میں عرض کروں گا کہ اصل مسئلہ اہل سنت اور اہل تشیع کے درمیان ہے جب تک یہ دونوں سر جوڑ کر نہ بیٹھیں گے اور کوئی فارمولا نہ بنائیں گے مسئلہ حل نہ ہوگا۔

مولانا پروفیسر شاہ فرید الحق ..... اس سلسلہ میں واضح بات یہ ہے کہ جس پر اکثریت متفق ہو اس پر عمل کیا جائے۔ یہی جمہوری اور اخلاقی طریق ہے اور یہی بین الاقوامی اصول ہے اور یہی طریقہ کار ہے۔ اس کے علاوہ جب کوئی طریقہ اختیار کریں گے تو فساد تو ہوگا۔ یہاں تو قیام پاکستان سے لے کر آج تک یہی متعین نہیں ہو سکا کہ اسلام ہے کیا؟ ..... ہر شخص کو تحمل اور برداشت کا مادہ پیدا کرنا چاہیئے۔

سینیٹر حافظ حسین احمد ..... شروع سے یہی ہوتا چلا آرہا تھا کہ دینی محاذ پر صرف دینی جماعتیں ہی کام کرتی تھیں ان کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں تھا ..... یہ معاملہ اس وقت بگڑا جب کچھ عرصہ پہلے اس ملک میں غیر جماعتی بنیاد پر انتخابات کا اعلان کیا گیا ..... عجیب بات تو یہ ہے کہ اگر میں فرقہ واریت کے خلاف بات کروں لیکن میرا نظریہ اور میری جماعت کا نام ہی فرقہ واریت کی بنیاد پر ہو تو میں بصد احترام کہوں گا کہ اس قول وفعل میں تضاد ہو گا ..... اللہ تعالےٰ نے سب سے پہلے اسلام کی بات کی ہے۔ ہم کہتے ہیں فقہ حنفیہ ہو۔ فقہ جعفریہ ہو۔ پہلے اسلام تو ہو۔ پہلے اسلام تو نافذ ہو پھر دوسری باتیں ہیں۔

چوہدری محمد اسلم سلیمی ..... یہ سیاستدان ہیں اور علماء کو اور مذہبی جماعتوں کو لڑا رہے ہیں۔ وہ جو ۲۲ نکات مرتب کئے گئے تھے اگر اس وقت ہی ملک کا دستور ان نکات کی روشنی میں بنا لیا جاتا تو آج موجودہ صورتحال پیدا نہ ہوتی ..... اس کے ساتھ ہی یہ بھی گذارش کروں گا کہ علم اپنے ساتھ انکساری لاتا ہے۔ علم اور تکبر کبھی ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔ اس لیئے اگر علماء کرام وہی انکسار جو ان کے بڑوں کی شان امتیازی رہی ہے اسے قائم کر لیں تو پھر کسی غیر ملکی ایجنٹ کو ہمارے درمیان اختلافات کو ہوا دینے کا موقع نہیں ملے گا ..... آج بھی کسی ایک جگہ اکٹھے ہو جائیں تو ایک ضابطہ اخلاق بنا سکتے ہیں اور یہ طے کر سکتے ہیں کہ "ہم اپنا عقیدہ چھوڑیں نہیں اور دوسرے

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفدر نذیر گولیکی مربی سلسلہ

ریپبلک آف بینن

افریقہ کی سرزمین نہایت خوش نصیب ہے جس نے ہمارے آقا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے مظلوم صحابہ کو پناہ دی تھی۔ اور امن وسلامتی اور عدل وانصاف مہیا کیا تھا اور یہی نہیں اس سرزمین سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ جیسا عظیم انسان بھی پیدا ہوا جو مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور حبشہ کے رہنے والے تھے۔ افریقہ کے تمام ممالک اپنی خوبصورتی ودلکشی کے اعتبار سے دنیا کے دیگر ممالک سے کم نہیں۔ سرسبزی شادابی اور حسین نظارے ہر طرف بکھرے پڑے ہیں۔ ان حسین ممالک میں بینن بھی شامل ہے۔ خوبصورت وادیاں گرم پانی کے قدرتی چشمے اور بڑی بڑی جھیلیں اس کی خوبصورتی کا حصہ ہیں۔ بینن پہلے ٹوگولینڈ کے ساتھ مل کر ایک ہی ملک "ڈاہومی" کے نام سے جانا جاتا تھا۔ پھر فرانسیسیوں نے اس خوبصورت ملک کو دولخت کردیا۔ ایک کا نام ٹوگولینڈ اور دوسرے کا نام بینن رکھا گیا۔ بینن کی سرحدیں نائجیریا ٹوگولینڈ، برکینہ فاسو اور نیجر سے ملتی ہیں یہ ۷۰۰ کلومیٹر لمبا اور ۱۳۰ اور بعض جگہ ۱۵۰ کلومیٹر چوڑا ہے اسے سمندر کا ساحل ۱۳۰ کلومیٹر کا لگتا ہے۔ اس ملک کی آبادی ۴، ۴۲ لاکھ ہے بینن نے فرانسیسیوں سے ۱۹۶۰ء میں آزادی حاصل کی۔ قومی زبان فرانسیسی ہے مقامی زبانیں۔ ہرویا۔ دینڈی میناگوں۔ فون باری باہ کے علاوہ اور بہت سی زبانیں بھی ہیں۔ یہاں کی کرنسی فرانک سیفہ کہلاتی ہے۔

ریڈیو اسٹیشن اور ایک ٹی وی اسٹیشن ہے۔ جو تمام ملک کو کور کرتا ہے۔ لوگ بہت محنتی وجفاکش ہیں باوجود اس کے کہ مالی مشکلات کا سامنا ہے لیکن نہایت صبر وشکر کے ساتھ وقت گزارتے ہیں۔ آج جب کہ ہر طرف مشینی دور ہے۔ پھر بھی وسائل کی کمی کے باعث زمین کی کاشت کشی سے کرتے ہیں اور کئی قسم کی فصلیں اگاتے ہیں۔ جن میں مکئی۔ باجرہ جوار یام۔ مانیک۔ مونگ پھلی۔ شکرقندی۔ کپاس پھلوں میں مالٹا۔ کیلا۔ ناریل۔ پپیتا۔ آم۔ امرود۔ اکاجو وغیرہ کثرت سے اگاتے ہیں۔ ایک نعمت خداوندی میلوں میل پر پھیلے ہوئے سرسبز وشاداب جنگلات ہیں جو لکڑی مہیا کرتے ہیں۔ موسم کو سہانا بناتے ہیں۔ اور جنگلی جانوروں کی آماجگاہ ہیں۔ جن میں ہاتھی شیر۔ ریچھ۔ بندر۔ خرگوش، آگوتی۔ ہرن بارہ سنگھا۔ جنگلی بھینسیں وغیرہ شامل ہیں۔ عمومی طور پر لوگ بھیڑ بکریاں اور گائیں پالتے ہیں اور چراگاہوں کی تلاش میں ایک جگہ سے دوسری جگہ ہجرت کرتے رہتے ہیں۔

مذاہب

بڑے مذاہب تین ہیں۔ عیسائیت۔ اسلام اور بت پرستوں کا مذہب، عیسائی ۱۳ فیصد، مسلمان ۱۲ فیصد اور باقی مشرک ۷۵ فیصد ہیں۔ یہاں کے مسلمان پابند صوم وصلوٰۃ ہیں۔ دین سے والہانہ عقیدت رکھتے۔ خدا کی راہ میں خوب خرچ کرتے ہیں۔ دیگر مذاہب والے بھی نہایت پرامن زندگی بسر کرتے ہیں۔ مذہبی آزادی ہے۔ ہر کسی کو اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کی اجازت ہے جہاں بھی جب بھی جو بھی کہنے کی اجازت ہے مگر ملکی قانون کے اندر رہتے ہوئے اور ملکی قانون ایسے نہیں جو بیجا پابندیاں عائد کرتے ہیں۔ یہاں کے لوگ بہت مہمان نواز ہیں۔ ہر مہمان کو فراخدلی سے خوش آمدید کہتے ہیں۔

عمومی کھانوں کے علاوہ خصوصی کھانے بھی تیار کئے جاتے ہیں۔ مچھلی تو ہر کھانے میں موجود ہوتی ہے۔ نارتھ کے علاقہ میں ایک کھانے کا نام یام پیلے AGNYAME PILLER ہے۔ اس کے ساتھ مچھلی کا سالن۔ بہت ہی مزہ دیتا ہے۔

لباس

یہاں کے لوگ نہایت خوبصورت کڑھائی کئے گلے والے چوغے پہنتے ہیں مسلمان مرد عموماً ٹوپی اور عورتیں سر پر چادر باندھتی ہیں۔ پاکستانی لباس شلوار قمیض کو بھی بہت پسند کرتے ہیں۔

سیاسی حالات

بینوا (بینن کے رہنے والے) نہایت ذہین وفطین لوگ ہیں۔ ان کی نگاہ بدلتے ہوئے سیاسی حالات پر خوب رہتی ہے۔ جب دنیا میں تبدیلیاں رونما ہونی شروع ہوئیں۔ دیوار برلن گرائی گئی۔ روس میں جمہوریت کی آزادی کی آوازیں اٹھنے لگیں تو بینن کے سابق صدر ماتھیو کیریکو صاحب نے نہایت دانشمندی سے ایک ملکی کانفرنس بلائی اور نیا منشور پاس کروایا نئے قوانین بنوائے اور وزیر اعظم کا انتخاب عمل میں آیا۔ ملک میں جمہوری نظام کا آغاز ہوا اور ۹۰ دن کے اندر نئے صدر کا انتخاب عمل میں آگیا اور اس طرح ۱۸ سال سے جو مارشل لاء لگا ہوا تھا۔ وہ ختم ہوا۔ اور نئے صدر اور وزیر اعظم عوام کے فیصلے کے مطابق بن گئے اور سابق صدر واپس فوج میں چلے گئے اسطرح بغیر خون خرابے اور قتل وغارت کے یہ تبدیلی رونما ہوئی یہ تبدیلی اردگرد کے ممالک کے لئے مشعلِ راہ کا کام دے رہی ہے۔ باوجود اس کے کہ ملک میں بہت سی سیاسی جماعتیں ہیں لیکن مخالفت برائے مخالفت نہیں کرتے۔ شرافت کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتے اور ملکی ترقی میں مخالف کیا اور مطابق کیا۔ سب حصہ لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ملک اپنی حالات ووسائل کے مطابق ترقی کر رہا ہے۔

آخر پر میں تمام قارئین الفضل کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کی تمام مالی مشکلات دور فرمادے اور دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

زراعت کالم

سورج مکھی

ماہرین زراعت کہتے ہیں کہ اس وقت خوردنی تیل کی جو کمی محسوس ہو رہی ہے وہ سورج مکھی کی وسیع پیمانے پر کاشت سے پوری ہوسکتی ہے۔ ایک سروے رپورٹ میں یہ بتایا گیا ہے کہ چونکہ اس کی فصل جلد جلد تیار ہوتی ہے اور اس کی برداشت خاصی مقدار میں حاصل کی جاسکتی ہے اور بارانی اور دوسرے نہری علاقوں میں اس کو کاشت کیا جاسکتا ہے۔ اسلئے اسے بڑی تیل دینے والی فصل بنایا جاسکتا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ سن ۲۰۰۰ء تک پاکستان کو ۲۰ لاکھ ٹن خوردنی تیل کی درآمد کی ضرورت پیش آنے کا امکان ہے جس کی قیمت زرِ مبادلہ میں ۱۵ ارب روپے ادا کرنی ہوگی۔ رپورٹ کے مطابق سورج مکھی سویابین اور "ساف پھول" "زین البیسی" روایتی تیلوں کے بیج پیدا کرنے والی فصلیں ہیں جو ۳۰۰، ۴۶ ہیکٹر پر اگائی جارہی ہیں اور جن سے ۳۰۰، ۴۸ ٹن فصل حاصل کی جارہی ہے۔ ان تینوں میں سے سب سے زیادہ سورج مکھی ہے جو ۹۳ فیصد اگایا جارہا ہے۔ اور جہاں تک فصل کے حصول کا تعلق ہے اسکی شرح ۹۷ فی صد بنتی ہے۔ گذشتہ سالوں میں سویابین اور ساف پھول کی کاشت کے رقبے کم سے کم ہوتے چلے جارہے ہیں۔ اور سورج مکھی کے لئے زیادہ رقبہ استعمال کیا جارہا ہے۔ پنجاب کا صوبہ سب سے زیادہ سورج مکھی اگاتا ہے جسکے متعلق کہا جاتا ہے کہ پاکستان میں سارے علاقہ کا ۳/۴ پنجاب میں اگایا جاتا ہے اسکے بعد سندھ آتا ہے جو ۲۱ فیصد ہے اسکے بعد صوبہ سرحد جو صرف ایک فیصد ہے۔ گذشتہ سات سال میں سورج مکھی کی کاشت پنجاب میں خاصی بڑھ گئی ہے۔ لیکن جہاں تک صوبہ سرحد کا تعلق ہے وہاں یہ کم ہوتی چلی گئی ہے۔ البتہ سندھ میں کبھی یہ علاقہ کم ہو جاتا ہے اور کبھی زیادہ۔ کچھ کہا نہیں جاسکتا کہ زیادتی کی طرف مائل ہے یا کمی کیطرف۔

جہاں تک سورج مکھی کی فصل کا تعلق ہے۔ یہ ۹۰ سے ۱۱۰ دنوں میں تیار ہو جاتی ہے۔ اور اس کے کئی استعمال ہیں۔ جہاں تک تیل کا تعلق ہے اس سے چالیس فی صد تیل حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اور ۲۰ فی صد پروٹین اسکے تیل میں دوسرے تیلوں کی نسبت خصوصیات بھی زیادہ ہیں اسی لئے اسے خوردنی تیل کے لئے زیادہ مفید پایا گیا ہے۔ خاص طور پر ایسے لوگوں کے لئے جو دل کے بیمار ہوں اسی سے مارجرین بھی بنائی جاتی ہے اور کھانے کی مختلف اشیاء میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

> "نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں ایک فربہ انسان داخل نہیں ہوسکتا"
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

س: مدرسۃ البنات کی نگرانی لجنہ اماء اللہ کے ذمہ کب لگائی گئی۔

ج: یکم مارچ ۱۹۲۹ء کو مدرسۃ البنات کی نگرانی کا کام لجنہ اماء اللہ کے ذمہ لگایا گیا۔

س: ہر شہر میں لجنہ کے قیام کا فیصلہ کب ہوا۔

ج: ۱۹۲۹ء میں جلسہ سالانہ پر حضرت فضل عمر نے ہر شہر میں لجنہ کے قیام پر زور دیا۔

س: مدرسۃ الخواتین سے کتنی خواتین نے مولوی کا امتحان پاس کیا۔

ج: "سات" جنمیں سیدہ صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ یونیورسٹی میں اول اور سیدہ سارہ بیگم صاحبہ دوئم رہیں۔ باقی پانچ کے نام یہ ہیں۔

۱: صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ
۲: امۃ العزیز صاحبہ بنت قاضی عبدالرحیم صاحب
۳: آمنہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری فتح محمد صاحب
۴: عزیزہ رشیدہ صاحبہ۔
۵: محمدی بیگم صاحبہ۔

س: کیا اس سال ۱۹۲۹ء کسی عورت نے شوریٰ میں خیالات کا اظہار کیا۔

ج: اس سال شوریٰ پر حضرت فضل عمر نے اجازت دی کہ کوئی عورت چاہے تو بول سکتی ہے۔ اس اجازت پر محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

س: حضور اس سال کہاں تشریف لے گئے۔ اور واپسی پر لجنہ نے کس طرح استقبال کیا۔

ج: حضور کشمیر تشریف لے گئے اور واپسی پر ۲۰ ستمبر ۱۹۲۹ء کو لجنہ نے دعوت دی۔

س: جلسہ سالانہ ۱۹۲۹ء کی تقریر میں حضور نے کون سی دو کتب پڑھنے کا فرمایا کہ اگلے سال ان کا امتحان ہوگا۔

ج: ایک کشتی نوح اور دوئم شہادۃ القرآن

س: عورتوں کے حق نمائندگی کے متعلق کب اور کیا فیصلہ ہوا۔

ج: شوریٰ ۱۹۳۰ء میں حضور نے عارضی طور پر فیصلہ فرمایا کہ تمام لجنات اپنے آپ کو رجسٹرڈ کروائیں یعنی حضور کے دفتر سے منظوری لیں۔ جن کی حضور کی اجازت سے منظوری ہو جائے ان کو شوریٰ کا ایجنڈا بھجوایا جائے گا۔ وہ تمام تجاویز پر اپنی رائے بھجوا دیں۔ جس پر غور ہو جائے گا۔

س: جلسہ سالانہ ۱۹۳۰ء پر دستکاری کی نمائش پر پہلی تین پوزیشنیں کس کس لجنہ نے حاصل کیں۔

ج: اس نمائش میں لجنہ سماٹرا اوّل لجنہ حیدرآباد دکن دوئم۔ اور لجنہ قادیان سوئم رہیں۔ بحیثیت مجموعی اوّل آنے پر طلائی تمغہ لجنہ سماٹرا کو ملا۔

س: اس سال ۱۹۳۰ء میں کن خواتین نے مولوی کا امتحان پاس کیا۔

ج: استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ اور آمنہ خاتون صاحبہ بنت بھائی محمود احمد صاحب۔

ایک دن دیکھے گی دنیا یہ کرامت پیارے

ملک در ملک ہے شاہوں کی حکومت پیارے
پر فقیروں کی صداؤں میں بھی ہے قوت پیارے

ڈھونڈ اس مردِ قلندر کو ہے تابع جس کے
فوج در فوج فرشتوں کی جماعت پیارے

رات کے تیر کجا اور کجا توپ و تفنگ
خاک کو عرشِ معلیٰ سے چہ نسبت پیارے

ابتلاء میں بھی رہو راضی برضائے باری
اس کے ہر کام میں پوشیدہ ہے حکمت پیارے

نفرتوں سے نہ سروکار ہو تیرے دل کو
کام آئے گی فقط تجھ کو محبت پیارے

کس کو ہے خوفِ خدا اور کسے حق کی تلاش
ایسی باتوں کے لئے کس کو ہے فرصت پیارے

ایک دن آئے گا شبیر کہ حق جیتے گا
ایک دن دیکھے گی دنیا یہ کرامت پیارے

چوہدری شبیر احمد

امۃ المصوّر تو۔ یونہی لکھا جاتا ہے جس طرح ہم نے لکھا ہے لیکن بعض خواتین اس نام کو (جبکہ یہ خود انہیں کا نام ہوتا ہے) امتل مصور لکھتی ہیں۔ ہو سکتا ہے ایسا کسی قانونی مجبوری کی وجہ سے کیا جاتا ہو۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے ایسا غلطی سے کیا جا رہا ہو۔ بہرحال یہ نام لکھنے کا صحیح طریق یہ ہے کہ اسے یوں لکھا جائے۔ امۃ المصوّر۔ مصوّر خدا کا نام ہے۔ امۃ کے معنی ہیں: لونڈی، باندی یا بندی یعنی اللہ کی بندی۔

غلام رسول اعوان

تربیتِ اولاد

۱۔ اولاد کی خواہش ایک فطری جذبہ ہے یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اولاد سے محروم ہوتے ہیں وہ ذہنی پریشانی میں مبتلا رہتے ہیں اور اپنے آپ کو بدقسمت سمجھتے ہیں۔ گو حصول اولاد کے خواہش مند تو سب لوگ ہیں مگر ان کی تربیت بہت کم لوگ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اولاد سے وہ تمنائیں پوری نہیں ہوتیں۔ جن کی توقع عام طور پر کی جاتی ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اولاد کے ہاتھوں تنگ ہیں۔ اور ان کی زندگی پریشانیوں کا مجموعہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا فرمان تو یہی ہے کہ اموال اور اولاد فتنہ کا باعث ہیں۔ یعنی تمہارے لئے آزمائش ہیں۔ اور یہ صحیح ہے کہ جہاں یہ دو چیزیں راحت اور آرام کا موجب ہیں۔ وہاں رنج و محن کا باعث بھی بن جاتی ہیں۔ بعض لوگوں کا مال ان کے لئے عذاب کا موجب بن جاتا ہے۔ اور بعض اولاد کی وجہ سے تکلیف پا رہے ہیں۔ یہ صحیح ہے۔ کہ اگر اولاد نافرمان ہو۔ اور بدراہ ہو۔ تو انسان جیتے جی جہنم میں ہے۔

۲۔ پس سب سے ضروری بات یہ ہے۔ کہ انسان اپنی اولاد کی تربیت کی طرف خاص توجہ کرے۔ اگر تھوڑی سی غفلت اس بارہ میں کرے گا۔ تو پھر اصلاح احوال مشکل ہو جائے گی۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں یہ ہدایت فرمائی ہے۔ کہ اگر تو شادی کرنا چاہتا ہے۔ تو دیندار عورت سے کر۔ کیونکہ دیندار عورت تیری اولاد کو دیندار بنا دے گی۔ اور جب شادی ہو جائے۔ تو یہ دعا مانگتا رہ۔ کہ الٰہی وہ اولاد عطا فرما۔ جو مسِ شیطان سے پاک ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے ضرور قبول کرے گا کیونکہ وہ سننے والا ہے۔ اور قبول کرنے والا ہے۔

۳۔ عام طور پر اس خطرہ کا احساس کیا جاتا ہے۔ کہ اگر بچہ دنیاوی تعلیم معیار کے مطابق حاصل نہ کر سکا تو دنیا میں کوئی خاص مقام حاصل نہ کر سکے گا۔ اور اس کی زندگی ذلت سے گذرے گی۔ یہ خیال سراسر غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق کسی دنیاوی تعلیم پر موقوف نہیں۔ اس کی تقسیم تو وہ خود کرتا ہے۔ اگر علم پر منحصر ہوتا۔ تو کم علم بھوکے مر جاتے۔ پس جب دنیاوی رزق کسی کے اختیار میں نہیں۔ اس کا کھولنا اور تنگ کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ تو کتنا بدقسمت ہے۔ وہ آدمی جو دین کو چھوڑ کر دنیا کے حصول میں لگ جاتا ہے۔ جو سراسر ناپائیدار اور عارضی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے والے تو وہ لوگ تھے جو دنیاوی علم سے ناواقف تھے۔ دنیا میں جتنے اولیاء اور اقطاب گذرے ہیں۔ وہ دنیاوی لحاظ سے معمولی آدمی تھے۔ اگر وہ دنیا کا کام کرتے تو زیادہ سے زیادہ تیس۔ چالیس روپیہ ماہوار کما لیتے۔ چونکہ وہ دین کی طرف آ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے دین کے ساتھ دنیا کو بھی ان کے قدموں میں ڈال دیا۔ اور بقائے دوام بخش دی۔ دنیا میں بڑے بڑے بادشاہ اور دولت مند گذرے ہیں۔ لیکن ان کا کوئی نام بھی نہیں لیتا۔ پس دین کو حاصل کر کے انسان گھاٹے میں نہیں رہتا۔ بلکہ دنیا ہی خسارے کا سودا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ کہ ایک جنتی کے ایک دم درجات بلند ہونا شروع ہو جائیں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے پوچھے گا۔ کہ میرے رب! یہ کس وجہ سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کہ یہ تیرے فلاں بیٹے کی وجہ سے ہیں۔ جسے تو نے دین سکھایا تھا اور اب اس کی نیکیوں سے تجھے بھی حصہ ملتا رہے گا۔ گویا نیک اولاد والدین کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔

۴۔ اب تربیت اولاد کے متعلق چند امور عرض کئے جاتے ہیں۔

۱۔ جب بچہ بولنا سیکھ رہا ہو۔ تو اس امر کا خیال رکھا جائے۔ کہ وہ بری باتیں خصوصاً گالیاں نہ سیکھے۔

۲۔ کسی بات پر ضد نہ کرے۔ ماں باپ کا کہنا فوراً مان لے۔ ۳۔ لالچ نہ کرے۔ اس کی خواہش اور ضرورت کے مطابق ہر چیز وقت پر مہیا کی جائے۔ ۴۔ ہر وقت اسے کھانے کو نہ دیا جائے۔ اور نہ ہی اسے کھانے پینے کی چیزیں خریدنے کے لئے رقم دی جائے۔ وقت مقررہ پر اسے کھانے کا عادی بنایا جائے۔ راستہ میں چلتے ہوئے نہ کھائے۔ ۵۔ پڑھائی کے لئے اس کے دل میں شوق پیدا کیا جائے۔ جو چیز وہ پڑھ رہا ہو۔ یا سیکھ رہا ہے۔ وہ اس کے لئے دلچسپ ہو اور اس کے ذوق کے مطابق ہو۔

۵۔ آج کل یہ شکایت عام ہے۔ کہ بچے والدین کا ادب نہیں کرتے۔ آوارہ اور بے راہ رو ہو جاتے ہیں۔ اس کی ذمہ داری والدین پر ہے۔ ارشاد نبوی ہے۔ کہ اولاد کی تکریم کرو۔ اگر ماں باپ بچہ کی تکریم نہیں کرتے۔ تو بچے سے تکریم کی توقع عبث ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے مکرم بنایا

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۶۶ میں نصیرہ بیگم زوجہ چوہدری نصر اللہ خان قوم جٹ بندل پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۴-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر -/۱۰۰۰ روپے (۲) طلائی چوڑیاں ۵ عدد ۵ تولہ مالیتی -/۱۵۰۰۰ (۳) سلائی مشین مالیتی -/۲۰۰ روپے (۴) گھڑی مالیتی -/۲۰۰۰ کل جائیداد -/۱۸۲۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ نصیرہ بیگم E-20 رفاہ عام سوسائٹی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ جہان زیب احمد مسل نمبر ۲۷۸۵۷۔ گواہ شد نمبر ۲۔ شاہد عمر ناصر پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۱۶۷ میں طاہرہ امۃ اللہ زوجہ منیر احمد چوہان پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۸-۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۵ تولہ ۱۰ ماشے مالیتی -/۲۰۷۰۰ روپے۔ (۲) حق مہر -/۲۵۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ طاہرہ امۃ اللہ مکان نمبر ۳/۷ سیکٹر ۳-۷ میرپور آزاد کشمیر۔ گواہ شد نمبر ۱۔ اعجاز احمد انسپکٹر تحریک جدید۔ گواہ شد نمبر ۲۔ خلیل احمد سرور مسل نمبر ۲۸۱۴۲۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل)

بقیہ صفحہ ۴ سے آگے

کے عقیدہ کو چھیڑیں نہیں"۔ اس سے فرقہ واریت کے مضر اثرات زائل کئے جا سکتے ہیں۔

حافظ عبدالقادر روپڑی: میرے خیال میں مسلمانوں میں اس وقت جو انتشار پیدا ہو چکا ہے وہ قیام پاکستان سے پہلے بالکل نہیں تھا۔۔۔۔ یعنی پاکستان کو بنانے کے لئے ہم سب ایک ہی تھے اس وقت اس قسم کا کوئی نعرہ نہیں لگا کہ یہ شیعہ ہے۔ یہ سنی ہے۔ یہ اہل حدیث ہے۔ یہ بریلوی ہے تو میرے خیال میں اگر ہم اس چیز کو دوبارہ اپنا لیں تو سارے اختلافات ختم ہو جاتے ہیں۔۔۔ آخر میں میری گذارش ہے کہ آپ اور کچھ نہیں کر سکتے تو کم از کم اتنا ہی کر لیں کہ جو اتحاد ہم نے قیام پاکستان کے وقت بنایا تھا بالکل ویسا ہی اتحاد بنا لیں تو یہاں کسی بے ایمان کی گنجائش نہیں رہے گی۔

مولانا عبدالقادر آزاد۔۔۔۔ اگر آپ غور کریں تو آج اقوام متحدہ کا ادارہ حلف الفضول کی بنیاد پر قائم ہے۔ اگر ہم اہل کتاب کے ساتھ اتحاد کر سکتے ہیں تو آپس میں اتحاد کیوں نہیں ہو سکتا۔ بہر حال فرقہ واریت کے خاتمے کیلئے میری تجویز ہے کہ حکومت اپنی سطح پر علماء کرام کا ایک بورڈ بنائے کیونکہ یہ معاملات مولوی حضرات اپنی ذاتی مجلس بنا لیں تو حل نہیں کر سکیں گے۔

قاضی عبدالقدیر خاموش۔۔۔۔ فرقہ واریت ہمیشہ حکمرانوں کے ایوانوں سے جنم لیتی ہے۔۔۔ آج بھی گذشتہ بدترین آمرانہ دور کے تسلسل میں فرقہ واریت زیادہ نظر آرہی ہے تو اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ یہ حکمران اپنے اقتدار کی طوالت اور اس کے تحفظ کے لئے فرقہ واریت کی سرپرستی کر رہے ہیں۔۔۔ جب کوئی بریلویت۔ دیوبندیت یا شیعت یا اہل حدیثیت میں کوئی اسلام کو بند کرے گا تو ایسا کرنے والا اسلام کا غدار ہوگا۔۔۔ آج ایسے علماء بھی نظر آتے ہیں جن کی ماہانہ آمدنی ۵۰۰ روپے ہے مگر آج ان کے نیچے پجارو موجود ہیں۔ ان اسباب کا بھی جائزہ لینا چاہئیے کہ ان کے پاس پجارو کہاں سے آئی۔ غیر کاروباری مولویوں کے پاس اتنی دولت کہاں سے آئی ہے؟ اس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ اس کے پس منظر میں کیا ہے۔

خواجہ محمد شریف صدر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن لاہور۔۔۔۔ ہمارا ملک پاکستان بے شمار قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا اور بدقسمتی سے نااہل حکمرانوں کی وجہ سے آدھا رہ گیا اس وقت بھی ہم چاروں طرف سے دشمنوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ میری علماء سے صرف اتنی گذارش ہے کہ خدارا آپ صرف قرآن کی تبلیغ کریں جو رسول خدا نے کہا ہے ان کی سنت پر عمل کریں۔ یہ تنقیدی مسائل۔ ایک دوسرے کو برا بھلا کہنا۔ ایک دوسرے کو کافر کہنا۔ نہ تو ہمارے مذہب میں ہے اور نہ ہی انسانیت اور اخلاق اس بات کی اجازت دیتا ہے۔ اس کے علاوہ میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو پانچ جماعتیں پاس بھی نہیں ہیں اور وہ ہمارے ملک کے لوگوں کی غلط رہنمائی کرتے ہیں۔۔۔۔ میری سب سے پہلی تجویز یہ ہے کہ فرقہ واریت کی بنیاد پر قائم تمام پارٹیوں پر حکومت کو پابندی عائد کر دینی چاہئیے۔ اس کے علاوہ مسجدوں میں وہی علماء کرام خطیب ہوں یا درس دیں جو عالم ہوں اور جن کے پاس تسلیم شدہ یونیورسٹیوں کی سند ہو اس کے علاوہ ملک میں اذان ایک ہی وقت پر ہو اور لاؤڈ سپیکر کا استعمال صرف اذان اور خطبے کے لئے ہی ہو۔ میں علماء سے ایک بار پھر گذارش کرتا ہوں کہ خدارا ملک کے حال پر رحم کریں اور سوچیں کہ ہم آئندہ نسلوں کو کیا دے رہے ہیں۔ ہمیں ان کو قرآن و سنت کی تعلیم دینا چاہئیے نہ کہ انہیں یہ بتائیں کہ وہ شیعہ ہے۔ وہ سنی ہے۔ وہ اہل حدیث ہے اگر ہم ان کو ایسی تربیت دیں گے تو وہ یہاں پر کیسے اتحاد سے رہ سکیں گے اس لئے گذارش ہے کہ ہم سب خدا اور رسول کے ماننے والے ہیں تو کیا یہ چھوٹے چھوٹے مسائل حل نہیں کر سکتے۔

(روزنامہ "جنگ" ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۱ء)

بقیہ صفحہ ۶ سے آگے

ہے۔ وہ اپنی تکریم چاہتا ہے۔ بچہ بھی اس فطرت سے خالی نہیں۔ اگر آپ اس کی عزت کریں گے۔ تو اس سے بڑھ کر وہ آپ کی عزت کرے گا۔ اگر آپ اسے سخت سست کہہ کر یا گالیاں دے کر کسی کام پر مجبور کریں گے۔ تو یا تو وہ بادل نخواستہ کرے گا یا بے ادب ہو کر انکار کر دے گا۔ کیونکہ اس کا ضمیر فطرتاً سختی کو برداشت نہیں کرتا۔ گالی۔ گلوچ یا سختی سے کوئی بچہ خوش نہیں ہوتا۔ اور نہ کچھ سیکھ سکتا ہے بلکہ اس طریق سے اس کی انفرادیت اسے بغاوت پر ابھارتی ہے۔ اور وہ سرکش ہو جاتا ہے۔ پس صحیح طریق (اپنی اولاد کی عزت کرو) پر عمل کرنا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے۔ کہ اگر حضور کی اس نصیحت پر عمل کیا جائے تو اولاد صحیح معنوں میں قرۃ العین بن جائے

۶۔ بچہ کی مربی اور معلمہ دراصل اس کی ماں ہے۔ باپ کاروبار کے سلسلہ میں بیشتر وقت گھر سے باہر گذارتا ہے۔ بچہ ماں کے پاس ہی رہتا ہے۔ اس لئے جو باتیں سیکھتا ہے۔ وہ ماں کے توسط سے ہی سیکھتا ہے۔ اور وہی اس کے ذہن میں جم جاتی ہیں۔ اگر ماں اس کی تربیت دینی طریق پر کرے۔ تو وہ اچھا شہری اور دیندار انسان بن سکتا ہے۔ ورنہ مدرسہ کی تربیت کسی کام نہیں آسکتی۔ کیونکہ سکول میں داخلہ سے پہلے وہ سب کچھ سیکھ چکا ہوتا ہے۔ اور وہ عادات راسخ ہو جاتی ہیں۔ اگر ماں بچہ کی صحیح رنگ میں تربیت کرے تو واقعی اس کے پاؤں تلے جنت ہے۔ اس سلسلہ میں دعا کو بھی نہ بھولنا چاہئیے۔ کیونکہ ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کا تصرف ہے۔ اگر دلسوزی سے دعائیں کی جائیں۔ تو ضرور کامیابی ہو گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ حکومت پنجاب نے کواپریٹو اداروں اور ڈائریکٹروں کی جائیدادیں نیلام کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ نیلامی سے حاصل شدہ رقوم چھوٹے کھاتہ داروں میں تقسیم کی جائیں۔ اور رقوم واپس دلانے کا کام تیز کیا جاسکے

○ قومی اسمبلی کے سپیکر نے کہا ہے کہ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو کو سندھ اسمبلی میں داخل ہونے سے روکنے پر قائد حزب اختلاف کا استحقاق مجروح کیا گیا ہے چوہدری شجاعت حسین نے جواباً کہا کہ قائد حزب اختلاف کی گاڑی پر سیاہ کاغذ لگے تھے لہذا سندھ پولیس انہیں پہچان نہیں سکی جب انہیں پہچان لیا گیا تو اندر جانے دیا گیا۔ سپیکر نے یہ مؤقف مسترد کر دیا۔

○ امریکی سراغ رساں ادارے سی آئی اے کا خیال ہے کہ چینی صدر پاکستان کے دورے کے دوران سہ فریقی دفاعی نظام پر بات چیت کرنے آئے ہیں۔

○ لاڑکانہ میں مسلح دہشت گردوں نے سندھ اسمبلی میں ڈپٹی اپوزیشن لیڈر مسٹر نثار احمد کھوڑو کے گھر کو آگ لگا کر راکھ کر دیا۔ چار مسلح افراد نے زبردستی ملازمین کو سرونٹ کوارٹر میں بند کر دیا اور مکان پر تیل چھڑک کر آگ لگا دی ۸۰ لاکھ روپے کے سامان کے نقصان کا اندازہ لگایا گیا ہے سندھ حکومت کی ساتھی ایک بااثر شخصیت پر واردات میں ملوث ہونے کا الزام لگایا گیا ہے۔

○ چین کے صدر جب لاہور پہنچے تو ان کا زبردست استقبال کیا گیا صدر اسحق بھی ان کے ساتھ تھے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ چند خاندان بنکوں پر قبضہ کر کے ملکی معیشت پر اپنا تسلط جمانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ وزیر اعظم اپنے دس کروڑ روپے کی رقم اور باقی رقم بنکوں سے لے کر حبیب بنک خریدنا چاہتے ہیں۔

○ گذشتہ روز قومی اسمبلی کے سپیکر نے وزیر اعظم کی موجودگی کے باوجود جس عجلت میں اجلاس ملتوی کیا تھا اس پر تبصرہ کرتے ہوئے بعض اراکین اسمبلی نے کہا ہے کہ چونکہ اسی روز سپیکر کی انڈونیشی سفارت خانے میں ایک خاتون کے ساتھ رقص کرنے کی تصویر شائع ہوئی تھی اس لئے ممکن ہے ان کے ذہن پر دباؤ ہو۔ تاہم اجلاس ملتوی کرنا کوئی انہونی بات نہیں۔

○ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ وزیر اعظم غبارے اڑا رہے ہیں اور سپیکر کو ناچ سے فرصت نہیں انہوں نے الزام لگایا کہ عابدہ حسین کو امریکہ کو خوش کرنے کے لئے امریکہ میں سفیر بنایا گیا ہے۔

○ سرکاری طور پر اس امر کا اعلان کر دیا گیا ہے کہ سیدہ عابدہ حسین امریکہ میں پاکستان کی سفیر ہوں گی۔

○ بلوچستان میں بلدیاتی انتخابات منعقد کرانے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

○ پنجاب کے بعد اب صوبہ سرحد نے بھی اپنا بنک قائم کر لیا ہے۔

○ گوجرانوالہ میں دو ماہ کے بچے پر پستول تان کر ڈاکوؤں نے سنار کا گھر لوٹ لیا۔

○ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ سپیکر نے رقص کر کے قوم کا وقار مجروح کیا ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ میں بہادر سیاستدان کا کردار ادا کرتا رہوں گا۔ محترمہ بے نظیر جو کچھ کر رہی ہیں اس سے سارا سسٹم تباہ ہو جائے گا اور کسی کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔

○ سپیکر قومی اسمبلی نے کہا ہے کہ انڈونیشیا کے سفارت خانے میں رقص معمول کی بات تھی یہ ایک اسلامی ملک کا روایتی رقص تھا اس میں کوئی برائی نہیں اس بارے میں میرا ضمیر مطمئن ہے

جرمن ہومیو پیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔

فون

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ ۷۷۱، ۶۰۶

○ تحریک پاکستان کی سرگرم کارکن بیگم جی اے خان انتقال کر گئیں۔

○ وزیر خزانہ نے اعلان کیا ہے کہ اس سال پاکستان کو پونے تین ارب ڈالر کی بیرونی امداد ملے گی۔

○ کراچی کی کپڑا مارکیٹ سے روزانہ کروڑوں روپے کی مالیت کا پاکستانی کپڑا افغانستان ایران اور بھارت کو سمگل کیا جا رہا ہے۔

○ پاکستان کا دورہ کرنے والے ایک امریکی وفد نے مبینہ طور پر دھمکی دی ہے کہ اگر محترمہ بے نظیر کو نااہل قرار دیا گیا تو پاک امریکہ تعلقات مزید خراب ہو سکتے ہیں۔

○ جیئے سندھ پارٹی کی طرف سے یکم سے ۳ر نومبر تک سندھ میں پہیہ جام ہڑتال سے نمٹنے کے لئے ہنگامی اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس پارٹی نے ٹرینوں سمیت ہر قسم کی ٹریفک روکنے کی دھمکی دی ہے۔

○ اے این پی نے بلوچستان اسمبلی توڑنے کا مطالبہ کر دیا ہے۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ بلوچستان میں حالات پرسکون ہیں اب اس مسئلہ کو نہ اٹھایا جائے۔

○ لاہور میں پنجاب یونیورسٹی کے تحت ایم اے اور ایم ایس سی کے پرچوں کا بائیکاٹ کیا گیا۔ امتحان دینے والی طالبات کے پرچے پھاڑ دیئے گئے۔

غیر ملکی خبریں

○ روس کے صدر مسٹر گورباچوف نے کہا ہے کہ روس بدستور عالمی طاقت رہے گا۔ جغرافیائی سیاسی اقتصادی حقائق کے باعث ہم اپنی حیثیت سے دستبردار نہیں ہوں گے چاہے کوئی اس کی خواہش ہی کیوں نہ رکھتا ہو۔ ایک عرب اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میڈرڈ کانفرنس کے نتائج کی کوئی ضمانت نہیں دے سکتے۔ تاہم کانفرنس سے حاصل ہونے والے ثمرات کو تلخیوں میں تبدیل نہیں ہونے دیں گے۔

○ اسرائیل کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کے درمیان امن کانفرنس پر شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔

○ سری لنکا میں فوج اور تامل باغیوں کے درمیان جھڑپوں کے نتیجے میں ۱۴ فوجی اور ۱۳ تامل باغی ہلاک ہو گئے۔

○ بنگلہ دیش میں حریف طلباء تنظیموں میں خونریز تصادم کے نتیجے میں ۵ طالب علم ہلاک ہو گئے۔ تین گھنٹے کی اس جھڑپ کے بعد کرفیو لگا دیا گیا ۷ طالب علم زخمی ہوئے۔

○ بھارت میں رومانیہ کے سفارت کار کے اغوا کے بعد بھارت میں مقیم ہزاروں سفارت کار خوف و دہشت کا شکار ہو گئے ہیں۔ کئی سفارت خانوں نے حفاظتی اقدامات کو مزید مضبوط بنا دیا ہے۔

○ میڈرڈ کانفرنس میں فلسطینی وفد کے سربراہ حیدر عبد الشافی نے کہا ہے کہ ان کی اولین ترجیح یہودیوں کی نئی بستیوں کی تعمیر کو روکنا ہے۔ اگر اسرائیل نے تعمیر نہ روکی تو وہ کانفرنس سے واک آؤٹ کر جائیں گے

○ روسی ریاست یوکرائن نے کہا ہے کہ ۱۲ سوویت جمہوریتیں مشترکہ بینک بنا کر روس کے قرضے اتاریں۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

کے لئے ایسا ماحول پیدا کریں کہ قرآن کریم کی محبت اور عشق اُن کے دلوں میں پیدا ہو جائے۔"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۲۳ر فروری ۱۹۶۶ء ص۵)

تبدیلی نام: میں نے اپنا نام خانشہ بی بی سے تبدیل کر کے عائشہ بی بی رکھ لیا ہے آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

عائشہ بی بی زوجہ صوفی کرم الدین صاحب طاہر معلم وقف جدید مکان نمبر ۲۵/۵۶ دارالعلوم شرقی ربوہ

خارش ہر قسم گرمی، گیس اور کمزوری کا خاتمہ

عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مرگی۔ مالیخولیا۔ بواسیر۔ اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج

پتہ